آگے کھڑے ہوئے ہیں عدوئے الٰہ کے
پیشانیوں پہ ہاتھ ہیں ناموسِ شاہ کے

آلِ نبیؐ کو دیکھ کے زار و شکستہ حال — بولا یزید دیکھو محمدؐ کی ہے یہ آل
ہم سے حسینؑ لڑکے ہوئے آپ پائمال — بیعت اگر وہ کرتے نہ آتا یہ پھر زوال
بیعت میں میری امن واماں لا کلام ہے
سر نے کہا کہ بیعت فاسق حرام ہے

سُن کر جواب سر سے، خجل بے حیا ہُوا — سوئے سکینہؑ پھر متوجہ ذرا ہو
بولا کہ تیرا سن نہیں اب تک بڑا ہوا — کیوں رُخ پر اپنے ہاتھ ہے تو نے دَھرا ہوا
کمسن ہے تو ابھی تجھے پردہ رَوا نہیں
بولی سکینہؑ تجھ کو نبیؐ سے حیا نہیں

ہم آلِ مصطفےٰ ہیں ہمارا ادب تو کر — ناموسِ مرتضےٰ ہیں ہمارا ادب تو کر
اولادِ فاطمہؑ ہیں ہمارا ادب تو کر — خاصانِ کبریا ہیں ہمارا ادب تو کر
ہم اہلِ بیت مصطفےٰ آیاتِ پاک ہیں
آخر خدا کا نور ہیں گو شکلِ خاک ہیں

چھوٹی بڑی ہیں آیتیں قرآں میں لا کلام — یکساں مگر تمام کا واجب ہے احترام
آیاتِ پاکِ حق کے ہیں ہم مرتبہ تمام — چھوٹے بڑے تمام ہیں مخدومِ خاص و عام
یکساں ہیں ہم جوانی و پیری کے عہد میں
دادا نے میرے چیرا تھا اژدر کو مہد میں

یہ سُن کے بے حیا نے کہا سن ترا ہے کیا — اس سن میں تو نے مصحفِ حق کس طرح پڑھا
بولی سکینہؑ قولِ نبیؐ کیا نہیں سُنا — قرآن واہلِ بیت نہ ہوں گے کبھی جدا
قرآنِ حق کا رحل ہمارے ہی ہاتھ ہیں
قرآں ہمارے ساتھ ہے ہم اس کے ساتھ ہیں

کہنے لگا یزید غبی سن کے یہ بیاں — اس گھر کی لڑکیاں بھی ہیں صد فخر مرسلان
اب کوثری خدا سے دعا کر بصد فغاں — دنیا میں آخرت میں خداوند دو جہاں

قرآن و اہل بیت مرے پیشوا رہیں
میں ان سے جدا، نہ یہ مجھ سے جدا رہیں